

اب دیوار چین تو کھل گئی، لوگوں نے چین جانا اور تعلقات قائم کرنا شروع کر دیا ہے تاہم ادھر چند مہینوں سے سکيا نگ میں حکومت پھر مسلمانوں پر ٹکنبھ کس رہی ہے۔ حال ہی میں چینی پولیس نے اس صوبے میں ۱۱۰ ایغوری مسلمانوں کو گرفتار کیا ہے اور ان پر الزام یہ عائد کیا گیا کہ وہ علاحدگی پسند ”نیر ہابوت“ گروپ سے تعلق رکھتے ہیں اور علاقے میں انقلابیوں کو منظم کرنے اور سکيا نگ کی آزادی کی مہم چلانے کے منصوبے بنا رہے تھے۔ یہاں صورت حال اتنی پرسکون اور ”سب خیریت ہے“ کی نہیں ہے جیسا کہ چینی حکام دنیا کو بتاتے ہیں اور عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ رپورٹوں کے مطابق ہر ہفتہ ایک یا دو واقعات ہوتے ہیں جن میں گاؤں والے دیہاتی اور غریب لوگ ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر پولیس سے بھڑ جاتے ہیں۔ مظاہرے ہوتے ہیں جنہیں فرو کرنے اور بھیڑ کو منتشر کرنے کے لیے آنسو گیس چھوڑنے، بے تحاشا ڈنڈے برسانے اور کریک ڈاؤن کرنے جیسے اقدامات کیے جاتے رہتے ہیں۔ عوامی سلامتی کے وزیر زو پونگ کا نگ کے مطابق گذشتہ سال ۲۰۰۴ء میں ۷۴ ہزار عوامی احتجاجی مظاہرے اور جھڑپیں ہوئی تھیں، جب کہ ۲۰۰۳ء میں یہ ۵۸ ہزار تھے۔ ایک دہائی پہلے یہ ریکارڈ محض ۱۰ ہزار واقعات تک محدود تھا۔ ان مختصر اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ عام لوگ (جن میں مسلمان زیادہ ہیں) چین کی معاشی پالیسیوں، جابرانہ اقدامات اور نظم و نسق کی موجودہ صورت حال سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ رہا ہے کہ یہ تشویش ناک حالات بتدریج کسی بڑے حادثے کی طرف بڑھ رہے ہیں اور کسی دن پون صدی سے دبے کچلے ایغوریوں میں اندر ہی اندر پکنے والا لاوا پھوٹ پڑے گا، لیکن چینی حکام یہاں کے حالات سے سختی سے نبٹ رہے ہیں اور اپنے ظالمانہ و جابرانہ اقدامات میں مزید تیزی لا رہے ہیں۔ مسلم دنیا کو اور بطور خاص ان ملکوں کو جن کے چین سے نہایت قریبی تعلقات ہیں اس مسئلے کو اٹھانا چاہیے۔ کم از کم اپنے فوجد تحقیق حال کے لیے تو بھیجنا ہی چاہئیں کہ اس علاقے کی صحیح صورت حال دنیا کے سامنے آ سکے۔ (بشکریہ، سہ روزہ دعوت، دہلی، یکم ستمبر ۲۰۰۵ء)

رسائل و مسائل

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ

سوال: مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو گیا ہے۔ اس کے بعد سے راتوں کی نیند اُڑ گئی ہے۔ کیا کروں، کہاں جاؤں؟ کیا اپنا سب کچھ صدقہ کر دوں؟ کیا اللہ اس طرح معاف کر دیں گے؟ سخت پریشانی میں ہوں۔ میرے لیے کیا راستہ ہے؟ میری رہنمائی فرمائیے۔

جواب: جب گناہ پرندامت اور پشیمانی ہو تو یہ ایمان اور زندگی کی علامت ہے۔ جب کوئی کاٹا چھبے یا چوٹ آئے اور آدمی اسے محسوس کرے تو یہ اس بات کی نشانی ہے کہ جسم مثل اور بے حس نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جب تجھے نیک کام کر کے خوشی ہو اور گناہ کر کے تکلیف ہو تو ’تو مومن ہے‘۔“ (ترمذی)

گناہ کی مثال ایک بیماری کی ہے۔ جب بیماری کا آغاز ہو اور آدمی کو تکلیف پہنچے تو وہ اس کا علاج کرتا ہے۔ اگر علاج کر کے بیماری کا ازالہ کر لیا جائے تو آدمی صحت مند ہو جاتا ہے، لیکن اگر غفلت میں مبتلا ہو جائے اور علاج نہ کرے تو بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کینسر یا ٹی بی کی طرح مہلک بیماری کی شکل اختیار کر لیتی ہے اور پھر لا علاج ہو کر ہلاکت کا باعث بن جاتی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص شراب یا نشہ آور چیز کا استعمال کرے تو ایک دو مرتبہ ایسا کرنے کے بعد اسے چھوڑنا آسان ہوتا ہے لیکن اگر وہ نشے کا عادی ہو جائے تو پھر جان دے دیتا ہے لیکن نشہ نہیں چھوڑ پاتا۔ اگر شروع میں احساس گناہ ہو جائے تو یہی وقت ہے کہ اس سے باز آ جائیں۔ جو پریشانی لاحق ہوتی ہے اسے دور کرنے کے لیے استغفار کریں۔

آدمی سے جب گناہ ہو جائے تو اسے مایوسی کا شکار نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ